

## قسط نمبر: 2

کھانے سے فارغ ہو کر سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے اور جیمز نے انہیں بتایا کہ وہ انہیں کل صبح دس بجے لینے ایسے گا۔ تاکہ وہ انہیں ناورو کا سمندری علاقہ دکھاسکے جس کے بارے میں سن کر امیرہ اور آئسن کافی ایکسائٹڈ تھی۔ اور اسی ایکسائٹڈ پن میں وہ دونوں بنا کچھ سوچے سمجھے کچھ بھی بول رہے تھے۔ اور بلکہ بچوں والی حرکتیں کر رہے تھے۔

جب سب لوگ چلے گئے تو وہ دونوں ہوٹل سے باہر سڑکوں پر آوارہ گردی کرنے میں مشغول ہو گئی۔

آئسن آج تمہارا سب سے بڑا خواب پورا ہو گیا ہے نا۔

نہیں ابھی نہیں کل سمندر دیکھنے کے بعد۔ اگر تم غور سے سنو تو یہاں بھی سمندر کے لہروں کی آوازیں آرہی ہے۔

## خوشخبری راسٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

آئین تم نے شراب تو نہیں پی رکھی یہاں سے سمندر اتنا دور ہے بھلا تمہیں کیسے آوازیں ارہی ہے۔

وہ اپنی ہی دھن میں ووٹ پٹانگ باتیں کر رہی تھی بنا اس بات کا احساس کیے کہ وہ ہوٹل سے کافی دور نکل آئے تھی جس جگہ پہ وہ تھی وہ بازار کا آخری حصہ تھا جہاں پر دکانیں بند پڑی تھی۔

آئین چلو چلتے ہے ہم بہت دور نکل ایے ہے۔

رکو تو زرا ڈر پوک لڑکی بس سمندر کی آواز کے پیچھے چلنے دو مجھے کیونکہ ناورو کا سمندر مجھے بلا رہا ہے۔

آئین اپنے ہی ہیئت میں بول رہی تھی اور دونوں بازو کھول کر خود کو کوئی پاگل ظاہر کر کے امیرہ کو ہنسا بھی رہی تھی جب کسے نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔

ارے ہمیں بھی تو سن لو ہم بھی تمہیں بلا رہے ہے۔

ایک نشی نے آئین کا ایک ہاتھ پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسرے نے دوسرا ہاتھ

چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ؟

ایسن نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی۔

چھوڑو میری دوست کا ہاتھ ورنہ میں پولیس بلا لوں گی۔ ہیلپ ہیلپ کوئی ہے یہاں

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



امیرہ کو چلاتے دیکھ کر ایک آدمی نے دوسرے کو کہا۔

میں اسے دیکھ لیتا ہوں تو اس والی کو پکڑ۔

اس نے امیر کی طرف اشارہ کیا۔

وہ بھی آئین کے ہاتھ پیچھے لے جا کر دوسرے کو۔ پکڑا گیا۔ آئین درد سے چیخنے لگی۔

اہہہہ چھوڑو مجھے امی!!!

مجھ سے دور رہو مجھے ہاتھ مت لگانا

امیرہ ڈر کر رونے والی ہو گئی تھی۔

دیکھو تمہیں جتنے پیسے چاہیے تم لے لو مگر ہمیں جانے دو۔

ابے ایسے کیسے ادھر تو آ تو زرا۔

امیرہ ناتو آئین کو چھوڑ کر بھاگ سکتی تھی نا ہی خود کو اور آئین کو بچا سکتی تھی۔ اس لیے وہ اور زور سے چلانے لگی۔

کوئی ہے مدد کرو ہماری۔ آئینسن

امیر کا بھی اس نشی نے ہاتھ پکڑ کر موڑا اور اس کے گلے پر چاقو رکھ دیا۔

امیرہ کے انسو ابل ابل کر اس کی آنکھوں سے نکلنے لگے۔

پلیز جانے دو ہمیں تم لوگوں کو کیا چاہیے ہم سے۔

ہمیں تم لوگوں سے کچھ نہیں چاہیے بلکہ ہمیں تو تم لوگ ہی چاہیے ہو تم دونوں کی وہ اچھی خاصی رقم دگیں ہمیں۔

جس نشی نے آئین کو پکڑا تھا اس نے بولا اور ساتھ ہی کلوروفورم کا رومال آئین کی ناک پر رکھا۔

چھوڑ دو اسے پلیز میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے اگے۔

امیر روتے ہوئے بولی اور آلسن جو خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی کلوروفورم جب اس کا رمال اس کی ناک پر پڑا تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

روتے ہوئے امیرہ نے اپنی آنکھیں بند کر کے اللہ کو دل میں پکارا اور پھر اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ دور جا گری۔

اس کی کہنیوں پہ کچھ خراشیں اییں مگر جب اس نے اٹھ کر پیچھے دیکھا تو وہ دونوں نشی زمین پر اڑے ترچھے پڑے کراہ رہے تھے اور ایک آدمی مسلسل انہیں بوٹ مار رہا تھا۔

کون ہو تم، چھوڑ دو اسے یہ مر جائیں گا۔

اس کا بوٹ مارتا پیر ہوا میں ہی معلق ہو گیا۔

پلیز ہماری مدد کرو انہوں نے میری دوست کو بے ہوش کر دیا ہے

امیرہ آئسن کی طرف دوڑتے ہوئے اس سے التجا کرنے لگی۔

اس آدمی نے بھی آئسن کو اٹھانے میں اس کی مدد کی اور ایمبولینس کال کی۔

ہمیں ایمبولینس کے لیے نہیں رکنا چاہیے اسے ہوٹل لے جاتے ہے کچھ دیر آرام کرے گی تو ٹھیک ہو جائے گی کلوروفورم کا اثر صبح تک ذایل ہو جائے گا

اپ کو کیسے پتہ اپ ڈاکٹر ہے کیا۔

ابھی نہیں بنی۔

امیرہ نے آئسن کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پہ رکھا تھا اور اسے بائیں ہاتھ سے پکڑا تھا اور اپنا دایاں ہاتھ سے اس نے آئسن کی کمر پکڑی تھی اور اس آدمی نے بھی آئسن کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا تھا اور وہ اسے لے جانے میں مدد کر رہا تھا۔

اپ ہمارے ہی ٹور گروپ سے ہے نا میں نے اپ کو دیکھا تھا۔



اس نے آنکھوں پہ چشمہ واپس لگا کر کہا جو ہاتھ پائی میں زمین بوس ہوا تھا۔

میرے خیال سے وہ ٹیکسی خالی ہے۔

کچھ دیر چلنے کے بعد اس نے کہا تو امیرہ نے بھی ٹیکسی کی جانب دیکھا۔

چلو۔

وہ آئین کو اس ٹیکسی میں لے کر ہوٹل چلے گئے تب تک آئین کو بھی تھوڑا ہوش آنے لگا۔

اپ کا بہت شکریہ میں اسے روم میں لے جاتی ہوں۔

امیرہ آئین کو لے کر اب اکیلے لفٹ میں چڑھنے لگی۔

اپ کا پرس

اسی ادی نے جلدی سے لفٹ میں گھس کر اس کی طرف پرس پکڑا۔

چلیں چھوڑے اپ کے ہاتھ ویسے بھی فری نہیں ہے۔

امیرہ نے بس مسکرانے پہ اکتفا کیا۔

اپ کا نام کیا ہے

اس دفعہ سوال امیرہ کی طرف سے تھا۔

عرش

وہ میں اس لیے پوچھ رہی تھی کہ اپنے ڈنر پہ اپنا نام نہیں بتایا تھا نا اس لیے۔

امیرہ نے وضاحت دی مگر وہ بنا جواب دیے بس اپنے جوتوں کو گھرتا رہا۔

اپنے مطلوبہ فلور پہ اتر کر امیرہ اسے روم میں چھوڑ کر اپنی اور باہر اکر عرش سے اپنا اور آئین کا پرس لیا۔

شکریہ۔ ہر چیز کر لیے اگر تم نا ہوتے انج تو پتہ نہیں کیا ہوتا۔

میں نہیں ہوتا تو کوئی اور ہوتا۔ لیکن اگر آپ کو ایندہ کہی باہر جانا ہو تو یا تو صبح کے وقت نکلے یا مجھے بتا دیا کرے میں آپ لوگوں کا باڈی گارڈ بن کر جاسکتا ہو۔

اس نے مسکرا کر کہا۔

امیرہ اس کی پیشکش پر مسکرا دی

چلیں پھر کل ملاقات ہوگی۔

وہ بول کر رکنا نہیں واپس لفٹ میں گیا۔ کیونکہ اس کا روم نیچے فلور پہ تھا۔

دو دن پہلے

عباد اس کی ہیوی بائک کی آواز سن کر باہر کی طرف لپکا۔ اور عصام کی بائک کے رکتے ہی وہ ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا۔

بائک لسٹ بن گئی۔

عصام نے ہیلمٹ اتار کر عباد کی طرف بڑھائی اور پوچھا۔

جی ڈیمن اس نے بہت سے نام بتائے ہیں لیکن ایک جو ان سب کو لیڈ کرتا ہے اس کا اسے بھی کچھ پتہ نہیں ہے۔

عباد نے ہلٹ تھام کر اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بتایا۔

مر تو نہیں گیا۔



م؟

جی وہ کچھ نئے لڑکے ایسے ہیں گینگ میں ان کا ہاتھ صاف کروانا تھا۔

عباد نے کان کھجا کر کہا۔

ل ل ل ل ل ل ل

عصام کا چھت پھاڑ قہقہہ پورے گھر میں گونجا۔

عباد تو بھی پوری چیز ہے۔

عباد نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور واپس اس کے پیچھے ہو لیا۔

بیسمنٹ کے شیشے والے کمرے میں پہنچ کر ڈیمین نے اسے دیکھا جو اوندھے منہ لیٹا تھا۔

بٹھاووں اسے

اس نے حکم دیا تو دو بندوں نے جلدی سے اسے کرسی پر بٹھایا۔

رسیاں کھولوں اس کی اور جگاؤں اسے۔

انہیں دو بندوں میں سے ایک نے اس کی پٹی کھولی اور اسے تب تک پکڑ کے رکھا جب تک اس دوسرے نے پانی پھینک کر اسے جگانا دیا۔

ٹھنڈا پانی اپنے اوپر محسوس کر کے وہ ہو اس باختا ہو کہ جگا۔

اور اپنے سامنے ڈیمن کو دیکھ کر وہ بے اختیار باہر کی طرف بھاگا۔

ابے کہا جا رہا ہے تو ابھی تو بہت حساب کتاب باقی ہے۔

عصام نے اس کے گلے میں اپنا بازو ڈال کر اس کو روکا اور اس کے کان میں غرایا۔

مجھے چھوڑ دو میں نے تو سب کچھ بتا دیا ہے اسے۔

عصام نے اسے زمین پہ پٹخا تو وہ ہاتھ جوڑ کر گر گڑا نے لگا۔

چھوڑ دو ہا ہا ہا عباد میں نے کبھی غداری معاف کی ہے۔

عصام نے ہنستے ہوئے عباد سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

بولو۔

ڈیمن نے ایسی دل خراش دھاڑ ماری کہ وہاں موجود سب لوگ کانپ گئے۔

کبھی بھی نہیں ڈیمن۔

سنا تم نے کبھی بھی نہیں۔

ڈیمن نے اپنا نجا چاقوں نکال کر ہوا میں لہرایا اور انگلیوں پہ اسے نچاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اپنے دانتوں پہ زبان پھیری۔

تمہیں کیا لگا تھا تم مجھ سے بچ جاؤ گے میں کبھی غداری کرنے والے کو معاف نہیں کرتا میں تمہیں ایسی موت دوں گا کہ تم عبرت کا نشان بن جاؤ گے تاکہ ایندہ کوئی ڈیمن سے غداری کرنے کا سوچے بھی تو اس کی روح کانپ جائے وہ یہ بات ذہن میں رکھے کہ نا تو وہ بچ سکتا ہے نا کہی چھپ سکتا ہے نا معاف کیا جاسکتا ہے۔

ڈیمن اپنا نجا چاقوں ہوا میں لہرایا اور پے در پے اس کی گردن کے دائیں طرف تین وار کیے خون کے فوارے اس کی گردن سے نکل کر بہنے لگے جبکہ آخری دفعہ چاقوں مار کر نکالنے سے اس کے بہت سی نسیں بھی نکل آئی۔ خون کو روکنے کے لیے اس نے اپنی گردن پہ ہاتھ رکھا اور منہ کے بل گر گیا۔



وہاں موجود ایک ہٹے کٹے آدمی نے جب ڈیمین کو اس قدر سفاکی سے اسے قتل کرتے دیکھا تو صدمے سے بے حوش ہو گیا۔ اور باقیوں کو بھی جیسے سانپ سونگھ گیا ہوں۔ ڈیمین نے کڑی نگاہوں سے اسے اور پھر عباد کو دیکھا۔

ڈیمین وہ ابھی نیا آیا ہے میں نے بتایا تھا نا اچکو۔

ہم

عباد کے ہاتھ سے رومال لے کر ہاتھ صاف کرتے ہوئے اس نے بس ہمیں کہنے پر اکتفا کیا۔ عباد اس سے چاقوں لے کر واپس اس کے سونے چاندی سے بنی میان میں رکھ رکھ گیا اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہاں رکا جب ڈیمین اپنے کمرے میں داخل ہوا۔

کال ملاؤں

ڈیمین کی بھاری آواز پہ عباد نے جلدی سے حاکان خلیل کو کال ملائی۔

عباد نے اس کی طرف موبائل پکڑا یا تو ڈیمین نے اگلا حکم صادر کیا۔

موبائل کان سے لگا کر ڈیمین نے ہاتھ اٹھا کے دو انگلیوں سے اسے جانے کا اشارہ کیا۔  
عباد نے ہاتھ باندھے ہوئے باہر کا رخ کیا۔

علیک سلیک کے بعد اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔

بلیک لسٹ تقریباً کمپلیٹ ہو گئی ہے بس ان کا لیڈر نہیں مل رہا اس کے بارے میں کسی کو نہیں پتہ مگر  
کب تک چھپے گا سب کو پتہ ہے ڈیمین کے ہاتھوں سے آج تک کوئی نہیں بچ پایا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر اسے ابھی مت مارنا۔ جب میں کہو تب مارنا  
حاکان خلیل کی بات سن کر اس کے ہونٹ باہی طرف سے مسکرانے لگا  
بابا آپ کو دیر ہو گئی ہے یہ بولتے ہوئے وہ تو کب کا جہنم میں اپنا مقام بنا چکا ہے  
دوسری طرف اس کی بات سن کے حاکان خلیل نے دانت کچکچایے۔

میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا عصام

بابا آپ جانتے ہیں میں بہت دیر تک خون خرابے سے دور نہیں رہ سکتا اور ویسے بھی اس کے پاس  
بتانے کو اب کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

ٹھیک ہے اس دفعہ تو تم نے اپنی من مانی کر لی ہے مگر اب میری بات کان کھول کے سنو تم تین دن کے بعد واپس ناورو اوگے۔

جیسا اپ کا حکم، اپ تو انڈرورلڈ کے بادشاہ ہے بھلا کوئی اچھا انکار کر سکتا ہے۔  
اس کا جواب سن کر حا کان خلیل نے فون بند کر دیا مگر وہ یہ سوچنے پر مجبور ضرور ہوئے تھے کہ ابھی تو یہ میری کوئی نا کوئی بات مان لیتا ہے میرے بعد اسے کون سنبھالے گا  
شاید کوئی اس وقت ان کے کان میں اکر چپکے سے کہتا کہ اللہ نے ہم سب کو جوڑیوں کی صورت بنایا ہے۔

سب لوگ ناشتے کے لیے جمع ہوتے ہیں اور ناشتا کرتے ہیں۔ جبکہ امیر اس وقت آئسن کی دواپی ہاتھ میں لیے دوسرے ہوتے ہیں اس کے بازو میں ہاتھ ڈالے اس کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل جو ان سب کے لیے سیٹ کی گئی تھی وہاں جا رہے تھے۔  
امیرہ یہ وہی لڑکا ہے نا جس نے ہمیں رات کو بچایا تھا۔  
آئسن امیرہ کا دیہان عرش کی طرف لے گئی۔  
ہاں عرش نام ہے اسکا۔

ارے اس کے ساتھ دو چیز خالی ہیں چلو وہاں بیٹھتے ہیں اور تمہیں تو اس کا نام بھی پتہ ہے واہ  
ہاں رات کو اسے تھینک یو بولنا تھا تو نام پوچھ لیا۔

چل کوئی بات نہیں تم نے صرف نام پوچھا ہے میں پورا شجرہ نصب معلوم کر کے بتاتی ہو ویسے تم دونوں ساتھ میں کیوٹ لگو گے۔

کیا بات کر رہی ہو یا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے ہم تو صرف کل رات کو ملے ہے وہ بھی پہلی بار۔ امیرہ نے بھکلا کر وضاحت دی کہ پتہ نہیں وہ کیا کیا بولتی۔

ہاں تو میں نے کب کہا کہ میں تمہارا نکاح کر رہی ہوں ابھی تو صرف ہم ساتھ میں بیٹھ کے ناشتہ کریں گے پھر تھینک یو کا گفٹ اور کارڈ دیں گے پھر سوچنے تمہارے بارے میں۔ کتنا بولتی ہو تم

امیرہ نے اس کے سر پہ چپٹ لگا کر اس کی ہنسی کو بریک لگائی اور عرش کے دائیں طرف موجود ایک کرسی پہ آئسن اور اس کے بائیں طرف امیرہ بیٹھ گئی۔

ان دونوں نے آج ریڈ کلر کا پیروں تک اتا فراک پہنا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہن رکھا تھا دونوں نے سیم ریڈ ہیر بینڈ بھی پہنی تھی بس فرق صرف یہ تھا کہ ایک کے بال کالے اور دوسری کے بھورے تھے

بیٹھتے ساتھ ہی آئسن کی پٹر پٹر زبان شروع ہو جاتی ہے۔

ہائے میرا نام آئسن ہے رات کو تو ہم ٹھیک سے تعرف نہیں کروا پائے لیکن چلے میں اپ کو بتا دیتی یو کہ ہم دونوں پاکستان کے شہر اسلام آباد سے ہے اور یہ جو امیرہ ہے نا یہ فیوچر ڈاکٹر ہے ، ویسے تو



اس کو پڑھائی کے علاوہ کچھ نہیں اتا مگر میں نے ایک کانٹیسٹ جیتا تھا جس کی وجہ سے میں زبردستی اسے اپنے ساتھ لائیں، ہو یہاں۔

ایسن چپ کر جاووں یار ارام سے ناشتا کرو۔

ارے تم چپ رہو اگر جیجو مجھے پسند ایے تو تمھاری سیٹنگ پکی۔

ایسن نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ جبکہ دوسری طرف امیرہ نے اسے آنکھیں دکھانے کے علاوہ چونڈی بھی کاٹی

پیشش

ایسن کا اس کی حرکت پر منہ بن گیا اور پھر اس نے ناشتا شروع کیا۔

ویسے میں تو بتانا ہی بھول گئی کل کے لیے میں اپ کو تھینک یو بوبونگ، مگر ایک گفٹ اور تھینک یو کارڈ کے ساتھ

ایسن کی بولتی پھر سے شروع ہوتی دیکھ امیرہ نے سر پکڑ لیا جبکہ عرش اس کی باتوں پہ قہقہہ لگاتا رہا۔ بس میں بیٹھ کر بھی امیرہ اور ایسن ایک طرف جبکہ عرش دوسری طرف ان کلاس سٹوڈنٹس میں سے ایک کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایسن کا بولنا ہنوز جاری تھا۔

ویسے کل کے لیے میں ایک بار ایسے بھی اپ کو تھینک یو بول دیتی ہو وہ سب تو بعد میں ہوتا رہے گا۔

عرش جو اس کافی گھل مل گیا تھا اس کی بات پہ مسکراتے ہوئے بولا۔

نہیں اس میں شکر یا کی کوئی بات نہیں میں ایک محافظ ہو اور یہ میرا فرض ہے۔

محافظ اپ آرمی میں ہے؟

ہاں

واو امیرہ جیجو تو آرمی والا نکلا۔

ایسن اس کی کان میں کھسر پھر کرتے ہوئے بولی۔ جبکہ امیرہ نے اسے کہنی ماری۔

اگر اپ آرمی میں ہے تو اپ کا یہاں کیسے انا ہوا۔

اس دفعہ سوال امیرہ نے کیا تھا۔

بس ایسے ہی تھک گیا تھا تو سوچا ہنجوی کرلو۔

پورا راستہ ان کی گپ شپ لگی ہوتی ہے آیسن کو تو اب امیرہ کی شادی فکس کرانے کی پڑی تھی وجہ

اسے خالابننا تھا۔

-----

بس بیچ پہ جا کے رکھ تو آیسن کو بچوں کی طرح شیشے پہ دونوں ہاتھوں کو رکھے اس خوبصورت منظر کو

تک رہی تھی بسکے رکتے ہی جلدی سے باہر نکلی اور امیرہ کو بھی کھینچتی ہوئی پانی کی طرف لے گئی۔

نیلا صاف سمندر اور اس کا صاف ساہل پہ در پہ ریت کو چھوتی سمندر کی شفاف لہریں اور ہلکی ہلکی ہوا

چل رہی تھی سمندر میں ایک بڑا پتھر تھا جو سجدہ کیسے ہوئے تھا وہ وہاں اکلوتا پتھر نہیں تھا وہاں پر

جگہ جگہ ایسے ہی پتھر تھے۔ وہ منظر اتنا خوبصورت تھا کہ دیکھنے والا سانس لینا بھول جائے۔ اور یہی

حال امیرہ اور آیسن کا بھی تھا۔

ایسن بھاگ کر اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں پھیلائے سمندر کی طرف گئی جبکہ پیچھے سے امیرہ نے اس کی تصویریں لی۔

تبھی آئسن نے پانی امیرہ پر پھینک دیا اور یو دونوں نے بچوں سا کھیلنا شروع کر دیا اور پھر کبھی آئسن امیرہ کے پیچھے اور امیرہ ایسن کے پیچھے پھر اچھا خاصا کھیلنے کے بعد ان دونوں نے مل کر عرش کو پانی میں دھکا دے دیا اور پھر وہ ان دونوں کے پیچھے تھا خوب تھک کر جب تینوں بیٹھ گئی تو پھر انہیں بھوک لگنے لگی۔

امیرہ مجھے تو بھوک لگی ہے اب۔  
تم دونوں ہی رکو میں تم دونوں کے لیے کھانے کے لیے کچھ لاتا ہوں۔  
عرش اسے کہتا ہوا اپنے جوتے واپس پہننے لگا۔  
تھینک یو۔

امیرہ نے اسے جاتے دیکھ کر پیچھے سے کہا۔  
تصویریں تو دھاووں  
آئسن نے امیرہ سے کہا۔  
یہ لو

اس نے اپنا موبائل کھول کر اسے دیا۔

جبکہ امیرہ اپنے بال سمیٹنے لگی کیونکہ ہوا تیز ہو رہی تھی اور اس کے بال اڑاڑ کر اس کے چہرے پر ارہے تھے۔

ایسن ایک بات بتانی ہے اس طرف مت دیکھنا نیچے موبائل کی طرف ہی دیکھو۔ تمہارے پیچھے تھوڑا دور ایک آدمی کھڑا مسلسل مجھے گھورے جا رہا ہے

ایسن نے اس کی ادھوری بات سن کر پیچھے مڑ کر اس آدمی کو دیکھا جو بلیک پینٹ شرٹ میں موجود تھا اور چہرے پہ بھی اس نے بلیک ماسک لگایا تھا اور اس کی شرٹ شاید سلک کی تھی اس لیے ہوا سے پھڑکھڑا رہی تھی اور کے اوپری دو بٹن بھی کھلے تھے جبکہ استینیں اس نے فولڈ کر رکھی تھی اس کے پاس پڑی کرسی پر شاید اس نے اپنا کالا کوٹ ٹنگا تھا

بتمیز میں نے کہا نا اس کی طرف مت دیکھو مجھے تو کوئی مافیا کا بندہ لگتا ہے کہی اس رات والے آدمی نے تو نہیں بھیجا اس کو ہمارے پیچھے۔

امیرہ نے پہلے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ ایک جھٹکا دے کر اپنی طرف کیا۔ پھر اس نا اپنا انکشاف بیان کیا۔

ارے یار اب تو مجھے بھی ڈر لگتا رہا ہے کہی ان لوگوں نے پورے ناورو میں مشہور تو نہیں کروادیا کہ دو خوبصورت لڑکیاں ایک ہے اکیلی اپیپی۔

آیسن اس کی بات مزاق میں اڑاتے ہوئے آخر میں اس کے تھپڑ مارنے پر چیخنے لگی۔

امیرہ بہت ہاتھ چلنے لگ گیا ہے تمہارا اجکل میں نے آنٹی کو کال کرنی ہے۔

اور میں نے بھی آنٹی کو کال کرنی ہے کہ تمہاری زبان کنٹرول میں ہی نہیں اراہی۔ اور یہ عرش کہا رہ گیا۔

اووو ہووو اتنی دیر بھی انتظار برداشت نہیں اپ کو



امیرہ نے کرسی کے ساتھ والی جگہ خالی پا کر کہا۔

بہن کس کس سے شادی کرواگی میں اپنے لیے ڈھونڈ لو کوئی میں نے نہیں کرنی تیری پسند کی شادی۔  
امیرہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

عرش ہاتھ میں شاہراہ لیے آیا اور ان کی باتیں سن کر وہ بھی اس میں حصہ لینے لگا۔  
میرا..... ٹھاہ ٹھاہ ٹھاہ۔۔۔۔

گولیوں کی آوازیں سن کر سب زمین پہ سجدہ کی صورت بیٹھ جاتے ہیں جبکہ امیرہ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ کر ریت کے ٹیلے کے پیچھے چھپ جاتی ہے اور چیختی ہے تھی اس کا ہاتھ پکڑ کر کوئی اسی ایک سائیڈ پر کھینچتا ہے اور اسے اپنے کندھے پر اٹھا کر ایک وین کی طرف دوڑتا ہے جب تک امیرہ کو کچھ سمجھاتا ہے وہ لوگ وہاں سے دور اچکے ہوتے ہیں۔



اتاروں مجھے کون کو تم۔

وہ اس کی کمر پہ گھونسوں کی بارش کرتی ہے مقابل اسے زمین پر پھینکنے کے اندوز میں اتارتا ہے۔  
امیرہ وہاں سے بھاگنے لگتی ہے جبکہ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے واپس اسے دین میں بٹھاتا ہے۔  
پلیز جانے دو مجھے میری بہن مصیبت میں ہے۔

تمہاری بہن کو میں لے اووگا مگر تم یہاں سے مت ہلنا۔ عباد نظر رکھ اس پہ۔  
امیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے اپنی بے بسی دیکھ کہ وہ آئین کو نہیں بچا سکتی۔  
تھوڑی دیر میں وہی آدمی امیرہ اور آئین کے ٹور گائیڈ کو کندھے پر اٹھا کر لایا جسے گولی لگی ہوئی  
تھی اور اس کا خون رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

اسے جلدی سے ہسپتال لے کر جاووں  
امیرہ نے اسے دیکھا تو جلدی سے بولی۔

عباد گھر کی طرف جلدی  
گھر نہیں اسے ہسپتال لے کر جاووں اس کا ایکسرے کر کے گولیاں نکالنے ہوگی اور سٹیچرز اینگے  
تم ڈاکٹر ہو

کچھ سال میں بن جاوونگی

ٹھیک ہے تم ان زخموں کو تب تک سمجھا لوں جب تک ہم گھر نہیں پہنچ جاتے اور پھر تم ان کو ٹھیک  
کروگی اور اگر تم نے ایسا نا کیا تو می تم پر بھی اتنی ہی گولیاں ضائع کرونگا۔

ڈیمن نے اپنی شعلہ بار آنکھیں اس پر ٹکائے کہا جبکہ امیرہ کا گلا خوف سے خشک ہو گیا اور اس نے جلدی سے اپنے گلے سے مفکر کر طرح پہنا دپٹا اتارہ اور اس کی زخموں پہ رکھ کر خون روکنے کی کوشش کی۔

جب گاڑی ادھے اگے نکل گئی تو امیرہ نے ہمت کر کے اس سے التجا کی۔  
پلیز میری دوست کو بچا لو وہ وہاں مصیبت میں ہے۔

ڈیمن جو مسلسل کسی کو کال پہ کال کر کے کر رہا تھا اسکی بات سن کر اسے مزید غصہ چڑھا۔ اور اس نے امیرہ کو گردن سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔

اس وقت اگر کسی کی جان ضروری ہے تو وہ ان کی ہے اور یاد رکھنا اپنے کچھ ہوا تو میں تمہیں بھی نہیں چھوڑ ونگا

امیرہ اس کے سخت پکڑنے پر کرانے لگی۔

میں انہیں کیسے ٹھیک کرو میرے پاس کچھ نہیں ہے نا دوائی نا اوزار۔

اس نے روتے ہوئے کہا

تمہیں جا چاہیے مجھے کہو میں لادقنگا تمہیں بس ان کی جان بچنی چاہیے۔

تبھی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے وہ وین بریک لگا گئی۔ اور امیرہ گرتے گرتے پٹی۔

افرا تفری میں گاڑی کا دروازہ کھولا گیا امیرہ کو ان کے ساتھ ایک کمرے میں پہنچایا گیا جہاں ایک ڈاکٹر پہلے سے موجود تھی اور اس کمرے میں ہسپتالوں سے زیادہ جدید آلات پڑے تھے۔

امیرہ نے اس دوسری ڈاکٹر سے گاوآن لے کر پہنا اور ہاتھوں کیے تب تک ڈیمن انہیں اپریشن ٹیبل پہ لٹا چکا تھا۔

امیرہ نے ڈیمن کو باہر جانے کا کہا تو وہ بھڑک گیا۔  
دیکھیں میں آپ کے اگے ہاتھ جوڑتی ہو اگر آپ انہیں ٹھیک دیکھنا چاہتے ہے تو باہر جائے پلیز  
ڈیمن اپنا غصہ برداشت کرتے ہوئے باہر نکل آیا  
اور امیرہ سے اس ڈاکٹر نے پوچھا۔  
تم ڈاکٹر ہو۔

نہیں میں میڈیکل سٹوڈنٹ ہو۔  
ڈاکٹر نے حیرانی سے اسے دیکھا۔  
کونسا سال ہے تمہارا

پہلا

مطلب تم تم انہیں کیسے بچاؤ گی  
وہ میں آپ کو بعد میں بتاؤ گی پہلے آپ انہیں اکسیجن ماسک لگائیے  
اکسیجن ماسک لگا کر جلدی جلدی ٹیبل سیٹ کیا اور امیرہ ک ax انسٹرکشنز پر اس ڈاکٹر  
نے اسے اوزار دینے اور لینے شروع کیے۔

اگر آپ کو قسط اچھا لگے تو کمنٹ ضرور کریں۔ شکریہ۔

